سوال

(40) مرض انزائم کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک آدمی کو مسلسل البول کی بیماری ہے اور چلتے پھرتے پیشاب کے قطرے گرتے رہتے ہیں یعنی وہ پاک رہ ہی نہیں سکتا اور وہ بیچارہ ہر نماز کے وقت وضوء کرتا ہے اور اپنی شرمگاہ پر بھی پانی چھڑکتا ہے کیونکہ وہ نماز چھوڑنا نہیں چاہتا لیکن ایک مولوی صاحب فرماتے ہیں کہ حدیث میں آیا ہے کہ ''مفتاح الصلوۃ الطہور'' نماز کی کنجی پاکی ہے۔ ''لہذا چونکہ یہ آدمی پاک نہیں رہ سکتا اس لیے اس کی نماز نہیں ہوتی اب اس کے متعلق قرآن سے صحیح مسئلہ بتایا جائے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نماز اللہ تعالی کی طرف سے فرض ہے اور اس کو کسی حالت میں ترک نہیں کیا جاسکتا تو لیٹے ہی پڑھے لیکن بالکلیہ ترک کی اجازت نہیں۔ اسی طرح نماز کے لیے طہارۃ بھی شرط ہے لیکن ساتھ ہی اللہ تعالی نے اپنے کلام پاک میں یہ قاعدہ بھی بیان فرمادیا ہے کہ

لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا (البقرۃ:۲۸۶)

''کسی متنفس کو اللہ تبارک وتعالی اپنی وسعت قدرت سے زیادہ مکلف نہیں بناتا۔''

یعنی اللہ تبارک وتعالی کسی آدمی کو ایسی تکلیف نہیں دیتا یا کسی کا ایسا حکم نہیں دیا کرتا جو اس کی وسعت اور مقدور سے باہر ہے اس لیے اگرچہ پیشاب وغیرہ کی نجاست سے پرہیز کرنا تو واجب ہے اس سے پاکی حاصل کرنا اشد ضروری ہے لیکن اگر ایک آدمی کسی عارضہ کی وجہ سے اس سے پرہیز کر ہی نہیں سکتا تو پھر بھی اس کو یہ حکم دیتا کہ تم نماز بھی ضرور پڑھو اور پاکی بھی ضرور ہی حاصل کرو ایسا حکم دیتا ہے جو تکلیف مالا یطاق کی ضمن میں آجاتا ہے ویسے اللہ تعالی مالک ہے ہم اس کے مملوک ہیں اس لیے وہ ہمیں کیسا ہی شاق حکم دے ہمیں اس کے بارہ میں چوں وچراں کرنے کا حق نہیں ہے اور سر تسلیم خم کرنا ہمارا فرض ہے لیکن اس ذات جل وعلا نے خود ہی اپنے فضل وکرم سے یہ وعدہ فرمایا ہے کہ وہ تکلیف مالا یطاق نہیں دیا کرتا۔

اس لیے یہ مریض اپنی قدرت کے مطابق حتی الامکان پیشاب سے پرہیز کرتا ہے اور اس سے طہارت حاصل کرتا ہے تو مزید جو کچھ ہوگا وہ اللہ تبارک وتعالی اپنے فضل وکرم سے معاف فرمائے گا اور ان شاء اللہ اس سے مؤاخذہ نہ ہوگا۔ (بشرطیکہ حتی المقدور وہ ہر طرح کی اس سے پرہیز کی سعی کرے اگر خود ہی تساہل سے کام لے گا تو یقینا مؤاخذہ ہوگا) ہماری اس تحقیق پر ایک حدیث بھی دلیل لائی جاسکتی ہے۔ بخاری شریف میں باب استحاضہ ایک حدیث وارد ہے۔ ملاحظہ فرمایئے!

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت فاطمہ بنت ابی جبش نے حضرت رسول اللہ ﷺ کی جناب میں یہ عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ میں پاک ہوتی ہی نہیں ہوں (یعنی خون ہمیشہ جاری رہتا ہے) پھر کیا میں نماز کو ترک کردوں ؟ تو حضرت رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا کہ یہ حیض نہیں ہے (یعنی جس کی وجہ سے نماز کو ترک کیا جاتا ہے۔) بلکہ یہ رگ کا خون ہے پھر (تم ایسا کرو کہ) جب حیض کے دن آئیں تو نماز چھوڑدو۔ جب حیض کے دن پورے ہوجائیں۔ یعنی جتنے دن تم کو گزشتہ حیض آیا کرتا تھا وہ ختم ہوجائیں تو خون کو دھوڈالو اور پھر نماز پڑھتی رہو۔ (یہ خون تم کو نماز سے نہیں روکے گا)

اور اسی بخاری کی اسی حدیث میں دوسری سند سے یہ الفاظ اس میں زائد ہیں کہ :

((توضئی لکل صلوۃ))

''یعنی پھر تم ہر نماز کےلیے نیا وضو کرتی رہو۔''

اس میں جو یہ الفاظ آئے ہیں کہ :

((إنی لا أطہر))

''میں پاک رہ ہی نہیں سکتی۔''

ان سے بجا طور پر استدلال کیا جاسکتا ہے کہ جو کوئی شخص کسی بیماری یا عارضہ کی وجہ سے (جس طرح وہ عورت سائلہ بیماری کی وجہ سے خون سے پاک رہ نہیں سکتی تھی) پاک نہیں رہ سکتا (کسی بھی عارضہ سے، خون کے بہنے سے یا پیشاب کے قطرات بہنے سے یا کسی اور عارضہ کی وجہ سے) تو اس کو بھی نماز ترک کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ کیونکہ آنحضرت ﷺ نے مستحاضہ عورت کو نماز کے ترک کرنے کی اجازت نہیں دی بلکہ اسی حال میں نماز پڑھنے کا حکم فرمایا کیونکہ نماز تو کسی حال میں بھی ترک نہیں کی جاسکتی۔

اسی طرح تسلسل البول والے مریض کو بھی ہر حال میں نماز پڑھنی ہوگی۔ اور ان کی یہ بیماری نماز سے نہیں روک سکتی البتہ اکو ہر نماز کےلیے نیا وضو کرنا پڑے گا جس طرح آپ نے اس عورت کو ہر نماز کےلیے نئے وضو کرنے کا حکم فرمایا۔

خلاصہ کلام کہ تسلسل البول کے مریض کو کسی حالت میں بھی نماز ترک کرنی نہیں چاہیئے اور اس کی نماز ہوجاتی ہے البتہ اس کو اپنی طہارۃ کےلیے حتی الامکان پوری کوشش کرنی چاہیئے اور ہر نماز کے وقت نیا وضو کرے اور اپنی شرمگاہ کو دھوڈالے پھر نماز پڑھتا رہے۔ ان شاء اللہ مقبول ہوگی۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ راشدیہ

صفحہ نمبر 246

محدث فتویٰ